اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

سینتالیسواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 27/نومبر 2021ء بروز ہفتہ بمطابق 21 ربیع الثانی 1443 ہجری،

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	رخصت کی درخواستیں۔	13
3	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	14
4	آڈٹ رپورٹس کا ایوان میں پیش کیا جانا۔	18

جلد 47 ☆☆☆ شمارہ 4

ایوان کے عہدیدار

قائم مقام اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔ سردار بابر خان موسیٰ خیل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔ جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔ جناب مقبول احمد شاہوانی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ **27**/نومبر **2021**ء بروز ہفتہ بمطابق **21** ربیع الثانی **1443** ہجری ، بوقت شام 05 بجکر 05 منٹ پر زیر صدارت سردار بابر خان موسیٰ خیل، قائم مقام اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ وَالۡمُشۡرِکِیۡنَ فِیۡ نَارِ جَہَنَّمَ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ط اُولٰٓئِکَ ہُمۡ شَرُّ الۡبَرِیَّۃِ ۞ اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لا اُولٰٓئِکَ ہُمۡ خَیۡرُ الۡبَرِیَّۃِ ۞ جَزَآؤُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَآ اَبَدًا ط رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡہُ ط ذٰلِکَ لِمَنۡ خَشِیَ رَبَّہٗ ۞

﴿پارہ نمبر ۳۰ سُوۡرَۃُ الۡبَیِّنَۃ آیات نمبر ۶ تا ۸﴾

ترجمہ: بیشک جو لوگ منکر ہوئے اہل کتاب اور مشرک ہونگے دوزخ کی آگ میں سدا رہیں اس میں، وہ لوگ ہیں سب خلق سے بدتر۔ وہ لوگ جو یقین لائے اور کیے بھلے کام وہ لوگ ہیں سب خلق سے بہتر۔ بدلہ ان کا ان کے رب کے یہاں باغ ہیں ہمیشہ رہنے کو نیچے بہتی ہیں ان کے نہریں سدا رہیں ان میں ہمیشہ اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی، یہ ملتا ہے اس کو جو ڈرا اپنے رب سے۔ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡم۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جزاک اللہ۔ جی میر یونس عزیز زہری صاحب! آپ بات کریں۔

میر یونس عزیز زہری: شکریہ جناب اسپیکر۔ جناب اسپیکر! گزشتہ کچھ دنوں یا کچھ مہینوں سے جس طرح بلوچستان میں لُوٹ کھسوٹ کا بازار گرم ہوا تھا جس میں بندر بانٹ کا ایک سلسلہ شروع ہوا تھا اور اُس پر خاص کر مَیں بات کروں گا جس طرح بندر بانٹ کا ایک سلسلہ شروع ہوا تھا جس میں نہ قواعد کو دیکھ رہے تھے نہ طریقہ کار کو دیکھ رہے تھے۔ مختصر ڈسٹرکوں کی پوسٹیں دوسرے ڈسٹرکٹس میں بِک گئیں، جو درجہ چہارم کی تھیں جیسے واشک کی پوسٹیں تھیں، واشک کی چاغی والے بندے کو ملی ہیں تو اس میں ہمیں شک وشبہات، اِسی طرح خضدار کی پوسٹیں کسی اورڈسٹرکٹ کو ملی ہیں قلعہ عبداللہ کی پوسٹیں کسی اور کو ملی ہیں اسی طرح ایگریکلچر کی میں بات کر رہا ہوں جناب اسپیکر! ایگریکلچر میں جس طرح خضدار کی پوسٹیں کوئی ایسا حقدار بندہ نہیں جس کو پوسٹ ملی ہے۔ تو میری گزارش آپ سے یہ ہے کہ اس بارے میں اگر تحقیقات ہو تو آپ مہربانی کر کے اس کو اسٹینڈنگ کمیٹی کے اگر حوالے کیا جائے۔ تو یہ دیکھ لیتی ہے کہ اگر اس میں کوئی بے ضابطگی ہوئی ہے تو اس کو بھی دیکھ لے گی تاکہ آئندہ کے لیے اس طرح کی چیزیں نہیں ہوں۔ اگر نہیں ہوئے ہیں ہم اس منسٹر کو اس سیکرٹری کو بھی شاباش دیدیں گے کہ جی انہوں نے اپنے تقاضے پورے کر دیئے اور انصاف کا تقاضہ پورا کر دیا، ہم بھی اِس اسمبلی کے فلور پر ان کو شاباشی دیں گے۔ تو آپ گزارش یہ ہے کہ آپ مہربانی کر کے اسٹینڈنگ کمیٹیاں ہیں انکو فعال کر دیں ان سے کام لے لیں تاکہ ایسی چیزوں کا تدارک ہو سکے۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ اسکو اسٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کر دیں تاکہ ان چیزوں کو دیکھ لے، شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ۔ جی اکبر مینگل صاحب۔

میر محمد اکبر مینگل: جناب اسپیکر صاحب! آج کے اخبار میں نظر سے گزرا کہ گورنر صاحب نے آرڈیننس جاری کیا ہے کہ اس صوبے میں کوئی احتجاج نہیں کر سکتا اپنی آواز بلند نہیں کر سکتا پہلے سے آپ لوگوں کو ملازمتوں سے نکال رہے ہیں بیروزگار کر رہے ہیں لوگوں کی تنخواہیں بند ہیں ہمارے تعلیمی اداروں سے بچوں کو اٹھایا جا رہا ہے اس سلسلے میں ہماری جتنی بھی طلباء تنظیمیں ہیں یا بیروزگار لوگ ہیں یا برسرِ روزگار لوگ ہیں جو اپنے حقوق کے لیے اس وقت احتجاج کر رہے ہیں جلسے جلوس کر رہے ہیں روڈوں پر نکل رہے ہیں تو ایک مارشل لاء جیسا نیا قانون نافذ ہوا ہے۔ جب اجلاس جاری ہوں تو آرڈیننس جاری نہیں ہو سکتا ہے تو گورنر صاحب نے یہ آرڈیننس جاری کیا ہے اس کو فوری طور پر واپس کیا جائے یہ اس پوری اسمبلی کو بلڈوز کرنے کے مترادف ہے اس کو فوری طور پر واپس لیا جائے اور یہ انسانی حقوق سے بھی متصادم ہے۔ انسانی حقوق سے کہ آپ لوگ اپنے احتجاج کے لیے

جمہوری طریقے سے آپ کے سامنے آتے ہیں۔آپ کہہ رہے ہیں نہیں اب 6 ماہ آپ کی سزا ہوگی اتنے لاکھ روپے جرمانہ ہوں گے میں سمجھتا ہوں کہ اس کو فوری طور پر واپس لینا چاہیے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی شکریہ مینگل صاحب۔

میر نصیب اللہ مری (وزیر تعلیم): جناب اسپیکر صاحب! مَیں اس کا جواب دینا چاہتا ہوں۔گورنر صاحب کی طرف سے کوئی آرڈیننس جاری نہیں ہوا ہے یہ سوشل میڈیا میں غلط چلا ہے میں ابھی گورنر ہاؤس سے ہو کر آ رہا ہوں کوئی ایسی چیز نہیں ہے گورنر ہاؤس والے بھی تردید کر رہے تھے کہ ہم نے کوئی آرڈیننس جاری نہیں کیا ہے نہ اِس میں ہے۔نہیں کوئی آرڈیننس گورنر ہاؤس سے جاری نہیں ہوا ہے میں ابھی ہو کر آیا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آپ لوگ ایک بار یہ معاملہ کلیئر کر دیں پھر اسکو ہاؤس کی پراپرٹی بنایا کریں۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! Thank you میں point of order پر ہوں۔مَیں ایک منٹ بات کرنا چاہتا ہوں جناب اسپیکر صاحب۔

میر اختر حسین لانگو: زابد جان! ایک منٹ مہربانی۔جناب اسپیکر! آج کے اخبار میں ہے کہ اگر گورنر نے یہ نہیں کیا ہے تو پھر گورنر کی طرف سے اخباروں کو نوٹس جانا چاہیے کہ وہ disinformation کیوں پھیلا رہے ہیں؟ اُس کی تردید کر لیں اور اخبار والوں کو با قاعدہ لیگل نوٹس دے دیں کیونکہ یہ چیز آج کے اخبار میں آئی ہے۔

وزیر تعلیم: اسپیکر صاحب! گورنر صاحب سے ابھی بات کی ہے انہوں نے اپنے اسٹاف کو بلایا ہے کہ اس چیز کی تردید کر دیں ہم نے کوئی آرڈیننس جاری نہیں کیا ہے۔

حاجی میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! جیسا میرا فاضل دوست یونس صاحب نے کہا کہ ایگریکلچر کی دو ماہ پہلے آرڈر ہو گئے تھے، خاص کر میرے ڈسٹرکٹ واشک بھی اس میں تھا۔یقین کریں میں نے ڈی جی اور سیکرٹری کو کئی بار فون کیا ہے کہ اگر آپ کرتے ہیں تو میرٹ کے مطابق کریں اور ڈسٹرکٹ واشک کے بندوں کو لگا دیں۔ابھی سننے میں آ رہا ہے اور confirm بھی ہے کہ چوکیدار، خاکروب اور کلینرز کی واشک کی کتنی پوسٹیں ہیں وہ نوشکی کے بندوں کو ملے ہیں اور چاغی کے۔یہ کہاں کا ظلم ہے جناب اسپیکر صاحب!

جناب قائم مقام اسپیکر: آپ لوگ پروف پیش کریں۔

حاجی میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! پروف کیا میں ریکارڈ آپ کے سامنے رکھوں گا جن بندوں کے آرڈر ہوئے ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آپ لا دیں اس کے بعد میں رولنگ دوں گا۔

حاجی میر زابد علی ریکی: جن بندوں کے آرڈر ہوئے ہیں میں پروف آپ کے سامنے آپ کی ٹیبل پر رکھ دوں گا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آپ چیئر کو صرف پروف پروائیڈ کر دیں اس کے بعد ہم کمیٹی کے حوالے کریں گے۔

حاجی میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! آپ اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: نہیں اگر مجھے کوئی ایک پروف بھی مل جائے۔

حاجی میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! پروف آپ کو دیدیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: مجھے الگ سے بھی بہت لوگوں نے زیادہ شکایات کی ہیں میں نے کہا آپ مجھے پروف دے دیں اس پر میں کمیٹی کے سپرد کر دوں گا۔

حاجی میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! ہم آپ کو پروف بھی دیدیں گے آپ اس کو کمیٹی کے حوالے کریں۔

میر اختر حسین لانگو: جناب اسپیکر! یہاں معزز اراکین اسمبلی ایک ذمہ دار فلور پر اگر کوئی بات کر رہا ہے تو میرے خیال سے بغیر پروف کے کوئی بھی بات نہیں کریگا۔ پچھلے دنوں جب یہ عدم اعتماد کا سلسلہ شروع ہوا اور یہ تمام چیزیں شروع ہوئیں، پہلی مرتبہ عدم اعتماد کی تحریک یہاں پیش ہوئی۔ اس کے بعد ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ میں بھی یہی کام ہوا پورے بلوچستان میں آپ دیکھ لیں اس کے کہ ایک آدھ ڈسٹرکٹ کے مطلب قلعہ عبداللہ کے لوگ گوادر میں بھی لگے ہیں خضدار میں بھی لگے ہیں باقی جگہوں میں بھی لگے ہیں اور ویسے بھی جناب والا! اسمبلی کی ایک روایات ہیں اور اسمبلی کی کارروائیوں کی کہ جب عدم اعتماد پیش ہو جاتی ہے تو اخلاقی حوالے سے بھی تمام ڈیپارٹمنٹس کام روک دیتے ہیں کہ عدم اعتماد کے فیصلہ آنے تک کہ کامیاب ہوتی ہے یا ناکام ہوتی ہے۔ تو اس دوران میں ٹرانسفرز، پوسٹنگز اور appointments وغیرہ اس طرح کی چیزیں اخلاقی حوالے سے بھی روک دی جاتی ہیں اور یہ تمام کارروائی اس duration میں ہوئی ہے جس کی legitimacy بھی نہیں ہے اس گورنمنٹ کی کہ وہ اس طرح کے کام ان حالات میں جب ایک عدم اعتماد کی تحریک پیش ہوئی ہے ایک منتخب حکومت کے خلاف۔ اور اُس دوران وزراء صاحبان appointments بھی کر رہے ہیں ٹرانسفرز پوسٹنگ بھی کر رہے ہیں اور ٹینڈرز بھی کر رہے ہیں۔ اور آپ کی chair کی رولنگ بھی آئی ہے کہ جتنے ٹینڈرز اُس دَور میں اسی duration میں ہوئے تھے وہ بھی کینسل ہیں۔ جتنی appointments ہوئی تھیں وہ بھی کینسل

ہیں۔میں گزارش کرتا ہوں کہ chair اپنی رولنگ کو repeat کرتے ہوئے اِن تمام کوکینسل کردیں۔اور جتنی appointments ایگریکلچر میں ہوئی ہیں باقی ڈیپارٹمنٹس کے حوالے سے جو ساتھیوں کو خدشات ہیں اِن تمام آرڈرز کو فوری طور پر منسوخ کرکے ازسرِنواِن کے ٹیسٹ اور انٹرویز conduct کروائیں۔شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ۔جی مری صاحب۔

میر نصیب اللہ مری (وزیر تعلیم): شکریہ اسپیکر صاحب۔یہ ایگریکلچر میں ہر جگہ پر ہوا ہے۔ہم یہ بات میر اسد بلوچ صاحب کے knowledge میں لائے ہیں تو وہ ابھی گیا ہوا ہے پنجگور۔وہ آتے ہیں اُنہوں نے کہا کہ میں اس پر انکوائری کرونگا۔کیونکہ ہر ڈسٹرکٹ کی پوسٹیں مطلب سبی سے بھی آئے ہیں دوسرے۔فورتھ کلاس کی پوسٹیں بھی اسی طرح ہوئی ہیں۔جب میر صاحب آئیں گے انشاءاللہ اس پر کارروائی ہوگی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی نعمت زہری صاحب۔

میر نعمت اللہ زہری (مشیر برائے وزیراعلیٰ محکمہ توانائی): شکریہ جناب اسپیکر۔پچھلے ادوار میں پوسٹیں تھوک کے حساب سے فروخت ہوئی ہیں۔آپ کہتے ہیں پروف، پروف دینے کیلئے بھی ہم تیار ہیں۔اور اس طرح بھی ہوا ہے کہ ایک یونین کونسل میں وہاں اُس سکول پر یا اُس ڈسپنسری میں چوکیدار بھی کسی اور ڈسٹرکٹ کا لگا ہے۔میری گزارش یہ ہے کہ ہونا تو یہ چاہیے کہ جس تحصیل کی پوسٹیں ہیں اُسی تحصیل کے لوگ ان پر لگیں۔جس ضلع کی پوسٹیں ہیں اُسی ضلع کے لگیں۔لیکن اِدھر اِتنی اندھیر نگری تھی کوئٹہ میں بیٹھ کر ہمارے ضلعوں کی پوسٹیں بکتی تھیں، تو خدارا اس چیز کو بند کیا جائے اور اس مسئلے کو میں میر یونس کی بات سے اتفاق کرتا ہوں اس مسئلے کو آپ اسٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کریں جو بھی پروف ہونگے ہم اسٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کریں گے اور آپ کے سامنے بھی لائیں گے۔شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی بگٹی صاحب۔

نوابزادہ میر گہرام خان بگٹی (مشیر برائے وزیراعلیٰ محکمہ محنت وافرادی قوت): جناب اسپیکر! جس طریقے سے میر صاحب بول رہے تھے بالکل حقیقت یہ ہے۔پچھلے دنوں ایگریکلچر میں پوسٹیں آئی تھیں اور ڈیرہ بگٹی میں کلاس فور کی، میرے خیال میں قانون بھی یہی بولتا ہے کہ آپ وہی ڈسٹرکٹ سے اُٹھائیں یا وہی UC سے اُٹھائیں۔وہ out of District سے کوئی بندہ ہے اُس کو appoint کرکے اُدھر بھیج دیا گیا ہے۔تو مہربانی کرکے اسکے لئے کمیٹی بنائیں اور اگر اِس قسم کی کوئی irregularity ہوئی ہے اُس پر ایکشن لیا جائے اور وہاں کے جو لوکل جو وہاں کے رہنے والے ہیں اُن کا حق نہیں مارا جائے۔شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ۔ جی زیرے صاحب۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! جس طرح میرے دووست نے بالکل صحیح فرمایا۔ ایک ڈیپارٹمنٹ میں ایسا نہیں ہوا ہے، ماضی میں کئی ایسے ڈیپارٹمنٹس میں ہوا ہے۔ مَیں نے خود اپنے basic health unit کیلئے اپنے حلقے کیلئے وہاں پوسٹیں منظور کروائیں، بڑی تگ ودَو کے بعد۔ تین سال پہلے آج وہ پوسٹیں غائب ہوگئیں، کہاں چلی گئیں؟ میرے basic health units کی بلڈنگز وہ تیار کھڑی ہیں اب کوئی وہاں سے دروازہ چوری کر کے لے جارہے ہیں کوئی کھڑکی تھوڑ رہا ہے اسلئے کہ handover نہیں ہو رہا ہے مَیں نے بارہاں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے کہا ہے، سیکرٹری ہیلتھ اور منسٹر ہیلتھ سے کہا ہے کہ خدارا یہ پوسٹیں کہاں گئی ہیں تو ان تمام پر یقیناً ایک کمیٹی بنائی جائے اسٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ ہیلتھ کی پوسٹیں ہیں، ایگریکلچر کی پوسٹیں ہیں تو یہ genuine مسئلہ ہے وہاں کے عوام کا حق ہے موسیٰ خیل کا اگر موسیٰ خیل کی کلاس فور کی پوسٹ پر کسی اور ڈسٹرکٹ کا لگ جائے تو آپ کو بھی اعتراض ہوگا۔ وہاں محلے والے کو بھی اعتراض ہوگا۔ وہ ڈیوٹی بھی نہیں کر سکے گا۔ اب ماضی میں بھی ہوا ہے، واسا میں لوگ لگے ہیں باہر سے لگے یہاں وہ بیچارے ابھی ڈیوٹی بھی نہیں کر سکتے ہیں اپنے طور پر کسی نے عوضی رکھا ہوا ہے اُسکو پانچ ہزار دے رہے ہیں دس ہزار خود جیب میں ڈال رہا ہے اور یہاں والومین ڈیوٹی بھی نہیں کر رہے ہیں، مطلب یہ دیکھیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: زیرے صاحب! اِس پر مجھے میرے خیال سے اسمبلی کے علاوہ بھی بہت سی شکایات موصول ہوئی ہیں۔ ایگریکلچر کے حوالے سے۔ جی۔

جناب قادر علی نائل: آپ کی اجازت سے۔ جو موضوع یہاں زیر بحث ہے۔ اس میں اگر آپ نے کارروائی بھی کرنی ہے تو kindly آپ ایک سال پیچھے بھی جائیں کہ ہم بھی متاثرین میں شامل ہیں ہمارا حلقہ انتخاب پی بی 26 اور پی بی 27 خصوصاً کوئٹہ شہر ہمارے یہاں ایم پی ایز بیٹھے ہوئے ہیں کہ آیا اس سے پہلے واسا میں کیا ہوا ہے، زیارت اور ہرنائی سے جو ہیں علمدار روڈ میں چوکیدار اور والومین لگائے گئے ہیں۔ اسی طرح ایجوکیشن میں ڈیرہ مراد جمالی سے اور ڈیرہ اللہ یار سے لوگ یہاں کوئٹہ کی سیٹوں پر آئے ہیں تو اگر آپ نے کرنا ہے پھر آپ پی ایچ اِی اور ایجوکیشن کو بھی شامل کریں، انکی انکوائری کرائیں کہ یہ بے قاعدگیاں کیوں ہوئی ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی شکیلہ نوید صاحبہ۔

محترمہ شکیلہ نوید قاضی: شکریہ جناب اسپیکر۔ جناب اسپیکر! جو issue آج میر یونس عزیز زہری صاحب

نے highlight کیا ہے اسی طرح ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کی اُنہوں نے بات کی اسی طرح سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کو بھی آپ دیکھ لیں کیونکہ یہ جو insurgency درمیان میں ڈیڑھ دو مہینے جو چل رہی تھی اس دوران کافی appointments ہوئی ہیں، سپورٹس میں بھی کچھ تعیناتیاں ہوئی ہیں۔ ضلع مستونگ میں ایک ڈومیسائل اُسکی job ہو جاتی ہے بغیر ٹیسٹ وانٹرویو کے باقاعدہ آ کے جوائننگ دے دیتا ہے تو جتنے بھی ڈیپارٹمنٹس ہیں اسمیں سوشل ویلفیئر especially آپ لے لیجئے گا ایگریکلچر کو بھی لے لیں ایجوکیشن کو بھی اور سپورٹس کو بھی ان تمام ڈیپارٹمنٹس کو لے لیں اور آپ اس کو باقاعدہ investigate کرائیں۔ اس میں ملوث اگر بیوروکریسی بھی ہے تو آپ سے گزارش ہے کہ بیوروکریسی کو بھی آپ کٹھہرے میں کھڑا کریں کیونکہ جتنا بھی ہوا ہے اس درمیان اُنہوں نے اپنے جو appointments کئے ہیں بیوروکریسی کی پوری involvement ہے، آپ اُن کو سامنے لے کے آئیں۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی مُکھی شام لعل۔

جناب مُکھی شام لعل: جناب اسپیکر! تمام محکموں میں اسی طرح کی ملازمت میں دھاندلی ہوئی ہے۔ اس میں کوئی بھی میرٹ پر نہیں کیا گیا ہے۔ ہر محکمے میں اس طرح کیا گیا ہے اُنہوں نے موقع کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے اس طرح کیا ہے۔ لہٰذا اس کو اسٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ ایک صحیح طریقے سے تحقیق ہو۔ جن کے پاس ثبوت ہیں وہ بھی دے دیں۔ اور خاص کر کے minorities کے ساتھ بہت زیادتی ہوئی ہے اُن کو بھی ان لوگوں نے کوٹہ کے مطابق ہمارے آدمی نہیں لگائے ہیں۔ تو مہربانی کر کے اس کی مکمل تحقیقات کی جائے۔ اور اسٹینڈنگ کمیٹی کو دیا جائے تاکہ آگے ہم لوگ اس میں پروف دے سکیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی حاجی نواز کاکڑ صاحب۔

حاجی محمد نواز کاکڑ: خاص کر جو بے ضابطگیاں ہوئی ہیں جس دوران ہماری جو عدم اعتماد کی تحریک چلی۔ عدم اعتماد جمع ہوئی تو یہاں اسمبلی میں دفتر سے یہاں پر آرڈرز ایشو ہو رہے تھے back date سے تو لہٰذا ایک جگہ کے دوسرے ضلع کے یہاں پر سارا معاملہ اِدھر اُدھر ہوا ہے۔ یہ غیر آئینی اقدامات ہیں لہٰذا اس کو اسٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کر دیں تاکہ وہ تحقیقات کرے اور سارے معاملات آپ کے سامنے لے آئے۔ پھر اس پر آپ رولنگ دے سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ کاکڑ صاحب۔ جی اصغر علی ترین صاحب۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! عدم اعتماد پیش ہونے کے بعد اسپیکر صاحب کی رولنگ بھی آئی

تھی کہ جو پوسٹیں ہیں یا جو بھی بجٹ ہے یا جو بھی پی ایس ڈی پی ہے یا جو بھی ٹینڈر رنگ ہے اُس کو روکا جائے۔ جناب اسپیکر صاحب! اُس کے بعد یہ زراعت کے حوالے سے، ایگریکلچر کے حوالے سے بات ہو رہی ہے یہ دو یا تین سیشن قبل پہلے جب عدم اعتماد آنے سے پہلے کامیاب ہونے سے پہلے مَیں نے یہاں ایک بات کی وضاحت کی تھی کہ اِسی اسمبلی کے اندر ایک آفس میں ایک وزیر موصوف نے باقاعدہ آرڈرز تقسیم کیئے۔ اِس کی ہم نے اُس وقت بھی نشاندہی کی ہے اور آج بھی یونس عزیز زہری صاحب اور باقی ساتھی اس کی نشاندہی کر رہے ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! اس کے ساتھ ساتھ اور بھی ایسے محکما جات ہیں جن میں عدم اعتماد پیش ہونے کے بعد اور اب تک اس درمیان میں بھی لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے اور بھرتی کرنے کے بعد ایک یونین کونسل کا آدمی اگلی یونین کونسل میں بھرتی کیا اور اور بلکہ ایک ڈسٹرکٹ کا آدمی اگلے ڈسٹرکٹ میں بھرتی کیا ہے even class-iv کے بھی ہیں۔ تو اس کو اسٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کر دیں۔ اِس پر سخت ایکشن لیں جو لوگ بھی اس میں شامل ہیں چاہیے وہ بیوروکریسی ہے، چاہے وہ کوئی بھی ہے، اُسکو سامنے کٹھہرے میں لا کے کھڑا کیا جائے تاکہ آئندہ اس طرح کا عمل دوبارہ repeat نہ ہو۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ اصغر علی ترین صاحب۔ جی عبدالخالق ہزارہ صاحب۔

جناب عبدالخالق ہزارہ (وزیر اسپورٹس، امور نوجوانان، کلچر، سیاحت و آثار قدیمہ): جناب اسپیکر! Thank you very much. ایک تصحیح چاہیئے آپ کے ڈیپارٹمنٹ سے جو ہے، پرسوں جو مَیں نے اسپیچ یہاں کی تھی وہ پرانی پوسٹوں کے حوالے سے 2017ء میں، تو اُس حوالے سے مَیں نے کہا تھا کہ یہاں کوئی ایک سو بیس پوسٹیں ہیں۔ اگر مجھ سے کوئی mistake ہوا ہے تھوڑا مجھے نہیں ہے ریکارڈ آپ چیک کر لیں۔ لیکن آج جو مَیں پڑھ رہا ہوں یہاں لکھا ہے کہ دو ہزار old نوکریاں تھیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: کس ڈیپارٹمنٹ میں؟

جناب عبدالخالق ہزارہ : وزیر اسپورٹس، امور نوجوانان، کلچر، سیاحت و آثار قدیمہ : محکمہ اسپورٹس میں دو ہزار old نوکریاں۔ تو یہ اس کی تصحیح کر کے، یہ کل کتابچہ میں ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: Page number کیا ہے؟

وزیر اسپورٹس، امور نوجوانان، کلچر، سیاحت و آثار قدیمہ: Page number-08

جناب قائم مقام اسپیکر: چلیں وہ سیکرٹری صاحب دیکھ لیتے ہیں۔

وزیر اسپورٹس، امور نوجوانان، کلچر، سیاحت و آثار قدیمہ: اِس کی kindly تصحیح کر دیں۔ باقی میڈم شکیلہ

نے جو کہا کہ میرے ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے مَیں بالکل ready ہوں جس طرح مَیں نے پہلے بھی کہا تھا کہ میری غیر موجودگی میں جب مَیں منسٹر نہیں تھا تو یہ old پوسٹیں مطلب اِن کو انہوں اناؤنس پہلے کیا تھا۔ ہمارے دَور میں۔لیکن جو آرڈر وغیرہ کیئے ہیں وہ اُس میں ہے۔لیکن اب بھی مَیں کہتا ہوں ہاؤس کے اندر کہتا ہوں کہ اگر کہیں پر بھی کوئی بے قاعدگی ہوئی ہے وہ kindly ہمارے نوٹس میں لے آئیں انشاء اللہ وتعالیٰ اُس پر ہم۔ کبھی کبھار۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ عبدالخالق ہزارہ صاحب۔

وزیر اسپورٹس، امور نوجوانان، کلچر، سیاحت وآثار قدیمہ: compromise نہیں ہوگا۔Thank you جناب اسپیکر۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ عبدالخالق ہزارہ صاحب۔جی کھیتران صاحب مختصراً۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر مواصلات وتعمیرات): بالکل ہی مختصر۔ایک تو آپ سے related ہے دوسرا پھر مَیں ایک، آج بڑا لطیفہ بنا اسپیکر صاحب۔سی ایم پنجاب آیا ہوا تھا تو مبین پہلی سیٹ پر بیٹھا تھا اُس کے نزدیک۔پروجیکٹ، تو مَیں نے اُس کا شکریہ ادا کیا کہ میرا ہسپتال بن رہا ہے۔تو اُس نے آپ کے ضلع کے جو پروجیکٹ اُس نے شروع کیئے ڈیم ہے، روڈ ہے بہت سارے پروجیکٹس تھے۔تو مبین کو وہ سمجھاتے جا رہا تھا۔تو مَیں نے کہا، مبین نے خود کہا کہ وہ ہمارا ڈپٹی اسپیکر ہے۔مَیں نے کہا مبین صاحب! آپ دونوں کی شکل کافی ایک دوسرے سے ملتی ہے۔مَیں بھی کبھی کبھی بھول جاتا ہوں۔کہتا ہے آپ کی آنکھیں کمزور ہوگئی ہیں آپ بھول جاتے ہیں۔تو یہ آپ کی آج وہاں بڑی کمی محسوس ہوئی، بہت سارے پروجیکٹ۔ابھی ایک ڈیم وہ مطلب ہے کہ بہت بڑا ڈیم آپ کے اوراپنے علاقے کو، miss کرکے بنا رہا ہے۔تو میرا خیال ہے آج وہ take-of نہیں کرسکیں گے آپ ضرور مل لیں شام کو۔دوسرا دوستوں نے کہا ہے کہ مَیں بات کر رہا ہوں کہ آپ بیچ میں کدھر سے آگئے ہو۔

جناب قائم مقام اسپیکر: حاجی نواز کاکڑ صاحب۔دومنٹ تشریف رکھیں۔

وزیر مواصلات وتعمیرات: تو جناب اسپیکر! ایک سیکنڈ sir مَیں ایک منٹ میں وہ بات مکمل کرتا ہوں۔تو شکر الحمدُ اللہ میرے سیکرٹری بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ مَیں بھی اِدھر موجود ہوں۔تین سوا تین سال ہم نے فوڈ میں گزارے۔اُس میں ہم نے بھرتیاں بھی کیں۔اور انشاء اللہ مَیں چیلنج سے کہتا ہوں چیلنج سے، یہ پینسٹھ کا ایوان تو میرے سارے ساتھی ہیں colleagues ہیں۔باہر بھی کوئی ایک روپے کا یا یہ کوئی ثابت کردے۔میرٹ میں

جس کے حلقے کی جس کا جو قانوناً حق بنتا تھا ہم نے۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آپ کے محکمے میں کوئی شکایت ہمیں نہیں ملی ہے۔

وزیر مواصلات وتعمیرات: بہت شکریہ۔ مَیں مشکور ہوں اور مَیں اُس محکمے کو چھوڑ چکا ہوں۔ میرا اسیکرٹری بیٹھا ہے وہ بھی سُرخرُو ہے شکر الحمدُ اللہ سفید ہیں اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی، جی۔

حاجی احمد نواز کاکڑ: جناب اسپیکر! مَیں ایک توجہ آپ کے ایک قلعہ عبداللہ کے۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی نہیں، میرے خیال سے اِس پر ایک بار رولنگ دے دیں، سارے ایم پی ایز۔

حاجی احمد نواز کاکڑ: یہ بھی پوسٹوں کا مسئلہ ہے۔ چونکہ یہ پی پی ایچ آئی والوں نے ہمارے قلعہ عبداللہ میں نہ کوئی اخبار میں اشتہار دیا۔ نہ کسی کو آگاہی دی۔ مَن پسند لوگوں کو بُلا کے ایک کمرے میں سارے فیصلے دیئے گئے۔ اور اُن کو اِن پوسٹوں پر لگایا کوئی تقریباً ڈیڑھ سو دو سو پوسٹوں پر لوگوں کو تعینات کیا ہے۔ کسی کو پتہ نہیں چلا ہے کہ کیسے آپ لوگوں نے یہ معاملات طے کر کے، چونکہ وہ ایک کمرے میں بند کمرے میں بیٹھ کے سارے اپائنمنٹس اُنہوں نے کر لیئے۔ لہٰذا اس کیلئے ایک کمیٹی بنائیں تاکہ وہ انکوائری کرے۔ دیکھ لیں کہ بھئی آپ لوگوں نے یہ Appointments کیسے کی ہیں۔ کیونکہ خاص کر کے پی پی ایچ آئی، ہیلتھ کے حوالے سے ہے۔ یہ ذرا آپ چیک کر کے دیکھ لیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: صحیح ہے حاجی نواز کاکڑ صاحب۔ میرے خیال سے یہ ایگریکلچر کا معاملہ، ایگریکلچر کا جو ہے ملک نعیم صاحب آپ میرے خیال سے بات کرنا چاہ رہے ہیں۔

ملک نعیم بازئی: شکریہ اسپیکر صاحب۔ یہاں پر کوئی کہہ رہا ہے کہ کینسل ہونا چاہیئے۔ کینسل نہیں ہونا چاہیئے۔ ایک کمیٹی بنائیں انکوائری ہونی چاہیئے۔ بہت سے نوجوان بیروزگار ہیں چاہے جو بھی بھرتی ہوئے ہیں وہ تو اِسی بلوچستان کے ہیں۔ الحمدُ اللہ شکر ہے ابھی تو سب اتحادی ہیں ہم بھی، اپوزیشن ہے ہی نہیں ہے۔ تو الحمدُ االلہ بہت بہت مَیں اِن کا شکریہ ادا کر رہا ہوں کہ ہم لوگ سب ایک ہیں بلوچستان ہے۔ تو آج پنجاب کا جو وزیر اعلیٰ دیکھا ہے، سب اُدھر اُس میں بیٹھے ہوئے سارے پارٹی والے، اُس نے شکریہ ادا کیا کہ بھئی دیکھو بلوچستان میں سب اکٹھے ہیں۔ تو انشاء اللہ وتعالیٰ اِسی طرح امن وامان سے رہیں گے انشاء اللہ سب اکٹھے ہوں گے اور انشاء اللہ اسی طرح کام کرنا چاہیئے جیسے کہ آج ہم لوگ سب ایک ہیں۔ شکریہ اسپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام اسپیکر: یہ جو ایگریکلچر کی بھرتیاں ہوئی ہیں اِس پر جو ہے Monday کو سیکرٹری کو اسمبلی

طلب کیا جاتا ہے وہ ہمیں یہاں رپورٹ کریں اسپیشلی class-iv کی بھرتیاں جو ہوئی ہیں اگر ایک ڈسٹرکٹ پر دوسرے ڈسٹرکٹ کے بندے لگے ہیں یہ اُس ڈسٹرکٹ کے ساتھ بہت بڑی ناانصافی ہے۔اس پر جو ہے ہم نوٹس بھی لیتے ہیں اور اگر کوئی ہمیں ثبوت ملا تو سیکرٹری کے خلاف کارروائی بھی کی جائے گی Monday کے دن اُس کو اسمبلی طلب کیا جاتا ہے۔ سوشل ویلفیئر کے کچھ مہینے پہلے میڈم! میرے علم میں ہے وہ تقریباً چار پانچ مہینے پہلے ہوئے تھے۔ پی پی ایچ آئی والوں کا حاجی نواز کاکڑ کے کہنے پر جو ہے پی پی ایچ آئی کا رپورٹ بھی سیکرٹری ہیلتھ سے طلب کیا جاتا ہے کہ اُنہوں نے کس بنیاد پر لوگوں کی بھرتیاں کی ہیں۔

حاجی احمد نواز کاکڑ: قلعہ عبداللہ میں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): جناب عبدالرشید صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: انجینئر زمرک خان اچکزئی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ لیلیٰ ترین صاحبہ کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ فریدہ بی بی صاحبہ نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ شاہینہ کاکڑ صاحبہ نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: رخصت کی رخواستیں ختم۔

جناب قائم مقام اسپیکر: **سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔**

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ خوراک بلوچستان فوڈ اتھارٹی کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2021ءمسودہ قانون نمبر25 مصدرہ 2021ءپیش کریں۔

ملک سکندر خان ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف): جناب اسپیکر صاحب! مَیں اِس سلسلے میں ایک گزارش کروں گا ہمیں اِس سلسلے پر کوئی اعتراض نہیں ہے کہ فوڈ اتھارٹیز کے لئے کوئی قانون بنتا ہے کیسے بنتا اس پر اعتراض نہیں ہے۔لیکن یہ جو procedure adopt کیا جار ہا ہے یہ انتہائی ناجائز اور illegal ہے کہ کسی بھی مسودہ کو لا کے بغیر اسمبلی کے ممبران میں تقسیم کیئے بغیر اُن کی perusal کے، بغیر اُن کی مطالعہ کے وہ استثنٰی لے کر اُن کو منظور کیا جاتا ہے یہ پارلیمان کے اصولوں کی ابتدائی اصولوں کے خلاف ہے۔ہمیں آج کے قانون پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اعتراض اس بات پر ہے کہ کیوں اس طرح کیا جار ہا ہے؟۔قائد ایوان صاحب بھی ابھی تشریف لے آئے ہیں یہ وطیرہ ختم کیا جائے یہ طریقہ کار جو ہے یہ انتہائی غیر جمہوری ہے غیر آئینی ہے غیر قانونی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ ملک صاحب۔آئندہ کے لئے آپ لوگوں کے ساتھ اگر discuss کریں تو میرے خیال سے بہتر ہوگا۔

قائد حزب اختلاف: اِس لیئے میں گزارش کروں گا ہاؤس کے ممبران سے بھی گزارش کروں گا کہ ہم یہاں پر بیٹھے کس لیئے ہیں۔یہ یہاں جو اراکین ہیں اگر قانون پاس ہوتا ہے اراکین کو یہ معلوم بھی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: ملک صاحب! یہ اراکین پر depend کرتا ہے کہ وہ support کرتے ہیں بالکل کہ یا کہ نہیں کرتے ہیں اگر اراکین بالکل support کرتے ہیں تو وہ automatically جو ہے وہ کمیٹی میں چلا جاتا ہے۔

ملک سکندر خان ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف): یہ عرض کرتا ہوں جناب اسپیکر صاحب کہ طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ اسمبلی کو اِس طریقہ سے گھوڑے پر بیٹھ کر قوانین نہیں پاس کیئے جاتے ہیں، یا ہوا میں اُڑ کر قوانین نہیں پاس کیئے جاتے، قانون آتا ہے قانون کو اسمبلی کے سامنے رکھا جائے اسمبلی کے سامنے رکھنے کے بعد اُس کو کمیٹی کے حوالے کیا جاتا ہے، اُس کے بعد وہ اُس کو ویٹ کر کے اُس کو پاس کیا جاتا ہے۔یہ اُصول ہیں اب اگر اصولوں کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو یہ unfortunate ہے، اِس اسمبلی کے لیے، یہ اسمبلی کی proceedings کے لیے unfortunate ہے۔اِس لیے مَیں آپ سے بھی گزارش کروں گا قائد ایوان صاحب سے بھی گزارش

کروں گا اور یہاں جتنے تشریف فرما ممبران ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: ابھی پیش کرلیں آگے کے لیے discussion کیا کریں اِس پر۔

قائدحزب اختلاف: اُصول کو نہ توڑیں۔قواعد کو نہ توڑیں اور جناب اسپیکر صاحب ساتھ ہی مَیں آج پنجاب سے کچھ وکلاء صاحبان میاں جہانگیر عالم ایڈووکیٹ اور سید افتخار شاہ ایڈووکیٹ کی سرکردگی میں یہاں اسمبلی میں آئے مَیں اُن کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آپ پیش کررہے ہیں؟ جی کریں۔

جناب خلیل جارج بھٹو(پارلیمانی سیکرٹری برائے اقلیتی اموروانسانی حقوق): مَیں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری، وزیر برائے محکمہ خوراک کی جانب سے بلوچستان فوڈ اتھارٹی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء(مسودہ قانون نمبر 25 مصدرہ 2021ء) ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

قائدحزب اختلاف: ضابطوں کو نہ توڑا جائے۔ہم حمایت کرتے ہیں لیکن ضابطے توڑنے کی حد تک ہم مخالفت کریں گے۔ہم ایسے نہیں چھوڑیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: بلوچستان فوڈ اتھارٹی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء(مسودہ قانون نمبر 25 مصدرہ 2021ء) ایوان میں پیش ہوا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ خوراک بلوچستان فوڈ اتھارٹی کا (ترمیمی) قانون مصدرہ 2021ء(مسودہ قانون نمبر 25 مصدرہ 2021ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

جناب خلیل جارج بھٹو(پارلیمانی سیکرٹری برائے اقلیتی اموروانسانی حقوق): مَیں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری، وزیر برائے محکمہ خوراک کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان فوڈ اتھارٹی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء(مسودہ قانون نمبر 25 مصدرہ 2021ء) کو قواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 اور 85(2) سے exempt قرار دیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

وزیر مواصلات وتعمیرات: سر! مَیں ساتھیوں کو اعتماد میں لے رہا ہوں کہ اِس میں پہلے اِس کا چیئرمین فوڈ اتھارٹی کا چیف منسٹر ہوتا تھا، چیف منسٹر اب بھی اِس کو جو concerned منسٹر یا پارلیمانی سیکرٹری ہوگا اُس کے حوالے as Chairman---

جناب قائم مقام اسپیکر: یہ کوئی بھی پیش کرسکتا ہے۔ یہ کوئی بھی پیش کرسکتا ہے۔منسٹر نہ ہو تو اُس کی جگہ

گورنمنٹ کا کوئی بھی بندہ پیش کر سکتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: بلوچستان فوڈ اتھارٹی کا ترمیمی۔۔۔جی؟۔۔۔(مداخلت)۔نہیں نہیں وہ کر سکتا ہے۔ وہ کمیٹی کی رپورٹ ہے زہری صاحب۔مطلب اپوزیشن والے کسی حال میں بھی مطمئن نہیں ہوتے ہیں بات کرتے ہیں۔تحریک پیش ہوئی۔آیا بلوچستان فوڈ اتھارٹی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 25 مصدرہ 2021ء) کو قواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 84 اور (2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے؟ آوازیں ہاں/نہیں

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک منظور ہوئی بلوچستان فوڈ اتھارٹی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 25 مصدرہ 2021ء) کو قواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 84 اور (2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جاتا ہے۔

(خاموشی۔اَذانِ مغرب)

جناب قائم مقام اسپیکر: جزاک اللہ۔وزیر برائے محکمہ خوراک بلوچستان فوڈ اتھارٹی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 25 مصدرہ 2021ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اقلیتی امور وانسانی حقوق: مَیں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری، وزیر برائے محکمہ خوراک کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان فوڈ اتھارٹی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 25 مصدرہ 2021ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔آیا بلوچستان فوڈ اتھارٹی کا ترمیمی مسودہ قانون مصددہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 25 مصدرہ 2021ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے؟۔ہاں یا ناں میں جواب دیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔بلوچستان فوڈ اتھارٹی کا (ترمیمی) مسودہ قانومصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 25 مصدرہ 2021ء) کو فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ خوراک بلوچستان فوڈ اتھارٹی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصددہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 25 مصدرہ 2021ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اقلیتی امور وانسانی حقوق: مَیں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری، وزیر برائے محکمہ خوراک کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان فوڈ اتھارٹی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 25 مصدرہ 2021ء) کو منظور کیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان فوڈ اتھارٹی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 25 مصدرہ 2021ء) کو منظور کیا جائے؟ ہاں یا ناں میں جواب دیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان فوڈ اتھارٹی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021 (مسودہ قانون نمبر 25 مصدرہ 2021ء) کو منظور کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: **بلوچستان فوڈ فورٹیفیکشن کا مسودہ قانومصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 26 مصدرہ 2021ء) کا پیش کیا جانا۔**

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ خوراک بلوچستان فوڈ فورٹیفیکشن کا مسودہ قانومصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 26 مصدرہ 2021ء) پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اقلیتی امور وانسانی حقوق: مَیں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری، وزیر برائے محکمہ خوراک کی جانب سے بلوچستان فوڈ فورٹیفیکشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 26 مصدرہ 2021ء) ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: بلوچستان فوڈ فورٹیفیکشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 26 مصدرہ 2021ء) پیش ہوا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ خوراک بلوچستان فوڈ فورٹیفیکشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 26 مصدرہ 2021ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اقلیتی امور وانسانی حقوق: مَیں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری، وزیر برائے محکمہ خوراک کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان فوڈ فورٹیفیکشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 26 مصدرہ 2021ء) کو قواعدو انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 84 اور 85(2) کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان فوڈ فورٹیفیکیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 26 مصدرہ 2021ء) کو قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 84 اور (2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے؟ آوزیں ہاں

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان فوڈ فورٹیفیکیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 26 مصدرہ 2021ء) کو قواعدوانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 اور (2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ خوراک بلوچستان فوڈ فورٹیفیکیشن کا مسودہ قانونمصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 26 مصدرہ 2021ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اقلیتی امورو انسانی حقوق: مَیں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری، وزیر برائے محکمہ خوراک کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان فوڈ فورٹیفیکیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 26 مصدرہ 2021ء) کو فی الفور زیرغور لایا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان فوڈ فورٹیفیکیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 26 مصدرہ 2021ء) کو فی الفور زیرغور لایا جائے؟۔ آوزیں ہاں

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان فوڈ فورٹیفیکیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2021 (مسودہ قانون نمبر 26 مصدرہ 2021) کو فی الفور زیرغور لایا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ خوراک بلوچستان food fortification کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 26 مصدرہ 2021ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اقلیتی امورو انسانی حقوق: مَیں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری، وزیر برائے محکمہ خوراک کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان food fortification کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 26 مصدرہ 2021ء) کو منظور کیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان food fortification کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 26 مصدرہ 2021ء) کو منظور کیا جائے؟ آوزیں ہاں

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان food fortification کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 26 مصدرہ 2021ء) کو منظور کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آڈٹ رپورٹس کا ایوان میں پیش کیا جانا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر خزانہ، قواعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 174 کے تحت Auditor General of Pakistan کے Audit Report برائے سال 2020-21ء برحسابات حکومت بلوچستان ایوان کے میز پر رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اقلیتی امور وانسانی حقوق: میں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری، وزیر خزانہ کی جانب سے قواعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 174 کے تحت Auditor General of Pakistan کے Audit Report برائے سال 2020-21ء برحسابات حکومت بلوچستان ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: Auditor General of Pakistan کے Audit Report برائے سال 2020-21ء برحسابات حکومت بلوچستان ایوان کی میز پر رکھ دی گئی لہٰذا اِسے Public Accounts Committee کے سپرد کیا جاتا ہے۔.Order in the House۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! مَیں۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آپ تشریف رکھیں ابھی تک کچھ رپورٹس کا ایوان میں پیش کیا جانا رہ گیا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر خزانہ، قواعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 174 کے تحت حکومت بلوچستان کی طرف سے Covid-19 کے اخراجات کے حسابات کی بابت Auditor General of Pakistan کے خصوصی Audit Reports برائے سال آڈٹ 2020-21ء ایوان کی میز پر رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اقلیتی امور وانسانی حقوق: میں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری، وزیر خزانہ کی جانب سے قواعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 174 کے تحت حکومت بلوچستان کی طرف سے Covid-19 کے اخراجات کے حسابات کی بابت Auditor General of Pakistan کے خصوصی Audit Reports برائے آڈٹ سال 2020-21ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: حکومت بلوچستان کی طرف سے Covid-19 کے اخراجات کے حسابات کی بابت Auditor General of Pakistan کے خصوصی Audit Reports برائے سال 2020-21ء ایوان کی میز پر رکھ دی گئی لہٰذا اِسے Public Accounts Committee کے سپرد کیا

جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیرخزانہ،قواعدوانضباط کاربلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 174 کے تحت، کارکردگی Audit Report برحسابات بلوچستان Revenue Authority حکومت بلوچستان کی بابت Auditor General of Pakistan کے Audit Reports برائے آڈٹ سال 2019-20ءایوان کی میز پر رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری اقلیتی امورو انسانی حقوق: مَیں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری، وزیرخزانہ کی جانب سے قواعدو انضباط کاربلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 174 کے تحت، کارکردگی Audit Report برحسابات بلوچستان Revenue Authority حکومت بلوچستان کی بابت Auditor General of Pakistan کے Audit Reports برائے Audit سال 2019-20ءایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: کارکردگی Audit Report برحسابات بلوچستان Revenue Authority حکومت بلوچستان کی بابت Auditor General of Pakistan کے Audit Reports برائے Audit سال 2019-20ءایوان کی میز پر رکھ دی گئی۔لہٰذا اِسے Public Accounts Committee کے سپرد کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیرخزانہ،قواعدوانضباط کاربلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 174 کے تحت، کارکردگی Audit Reports برحسابات Balochistan Education Project Global Partnerships برائے تعلیم حکومت بلوچستان کی بابت Auditor General of Pakistan کے Audit Report برائے Audit سال 2019-20ءایوان کی میز پر رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری اقلیتی امورو انسانی حقوق: مَیں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری، وزیرخزانہ کی جانب سے قواعدو انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 174 کے تحت، کارکردگی Audit Report برحسابات Balochistan Education Project Global Partnerships برائے تعلیم حکومت بلوچستان کی بابت Auditor General of Pakistan کے Audit Report برائے Audit سال 2019-20 ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: Balochistan Education برحسابات Audit Report Global Partnership Project برائے تعلیم حکومت بلوچستان کی بابت Auditor General of Pakistan کے Audit Report برائے Audit سال 2019-20ء ایوان کی میز پر رکھ دی گئی۔ لہٰذا اِسے Public Accounts Committee کے سپرد کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: عبدالخالق ہزارہ صاحب! record میں ہم لوگوں نے check کیا آپ نے دو ہزار کا figure دیا ہوا تھا۔

جناب عبدالخالق ہزارہ (وزیر اسپورٹس، امور نوجوانان، کلچر، سیاحت و آثار قدیمہ): جناب اسپیکر! آپ سے میں request کرتا ہوں کے اِس کو omit کیا جائے، وہ ایک سو بیس ہیں اُس میں۔ میرے خیال میں 2017ء مَیں نے بولا ہوگا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: بس آج کے record میں آ گیا۔

وزیر اسپورٹس، امور نوجوانان، کلچر، سیاحت و آثار قدیمہ: record سے اُس کو تصحیح کر دیا جائے۔ کیونکہ کل جو ہے record میں وہ غلط بیانی ہوگا بہت زیادہ، وہ ایک سو بیس old پوسٹیں تھیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ۔ جی زیرے صاحب۔

جناب نصراللہ خان زیرے: Thank you جناب اسپیکر! مَیں آپ کی توجہ چاہتا ہوں اور قائد ایوان کی، قائد ایوان صاحب آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔ یقیناً آپ نے جب پہلی تقریر یہاں کی تو ایوان کو آپ نے یقین دلایا کہ ہر ممبر صوبائی اسمبلی چونکہ وہ عوام کا منتخب نمائندہ ہوتا ہے اور اُس منتخب نمائندے کی عزت اور تکریم آئین پاکستان کے تحت مسلمہ ہے کہ اُس کی عزت اور تکریم کی جائے۔ اور آپ نے یہ بھی کہا جناب اسپیکر صاحب! وزیر اعلیٰ صاحب نے یہ بھی کہا کہ جتنے بھی حلقوں میں development کے کام ہونگے وہ منتخب ممبران اسمبلی کے تجاویز پر ہونگے، اُنکی نگرانی میں ہونگے۔ لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے وزیر اعلیٰ صاحب اگر آپ!۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آپ بات کریں Chair آپ کو سُن رہا ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! مَیں وزیر اعلیٰ صاحب سے request کرتا ہوں کہ اگر آپ مجھے آپ سُنیں دو منٹ کیلئے۔ حاجی نواز صاحب! آپ بیٹھ جائیں بعد میں پھر۔

جناب قائم مقام اسپیکر: حاجی نواز کاکڑ کو موقع ملا ہے وہ کہاں miss کریں گے ابھی۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! وزیر اعلیٰ صاحب نے اپنی پہلی تقریر میں کہا تھا کہ منتخب ممبران

اسمبلی وہ اِس بات کے حق دار ہیں کہ وہ اپنے حلقوں میں development کے کاموں کے تجاویز دے دیں اور اِن پر عمل ہوگا۔ لیکن وزیر اعلیٰ صاحب نے حُکم دیا لیکن اُنکے آفیسران ابھی تک اِس بات کو تسلیم نہیں کر رہے ہیں۔ بہت سارے حلقوں میں، میرے خود کے حلقے میں مداخلت ہو رہی ہے، nonelected لوگ وہاں اُن کے کہنے پر وہاں XEN وہاں کا SDO وہاں سیکرٹری صاحبان وہ اُنکی بات مان رہے ہیں اور کبھی اُنہوں نے منتخب ممبران اسمبلی کو وہ توجہ نہیں دی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: ابھی آپ کچھ صبر کریں ابھی تعارفی اِن لوگوں کا cabinet meeting بھی نہیں ہوا۔

جناب نصراللہ خان زیرے: نہیں جناب اسپیکر! اِس حوالے سے میں وزیر اعلیٰ صاحب۔

جناب قائم مقام اسپیکر: گورنمنٹ کو تھوڑا موقع دے دیں آپ لوگ۔

جناب نصراللہ خان زیرے: اور دوسری بات یہ ہے جناب اسپیکر! کہ جو قوانین ابھی پاس ہوئے یقیناً مشہور مقولہ ہے کہ پارلیمنٹ جب in-session ہوتی ہے تو ایک show piece کی طرح ہوتی ہے اصل کام standing کمیٹیاں کرتی ہیں۔ جسے mini-parliament کہا جاتا ہے۔ آپ بھی اس بات کو ensure کریں کہ آئندہ جو بھی قوانین آئیں گے آپ اُنہیں Standing Committee کے حوالے کریں وہاں thoroughly اِس پر study ہوگا ابھی جو amendment آئی ہے جس طرح کھیتران صاحب نے کہا کہ پہلے وزیر اعلیٰ صاحب تھے، اب وزیر بن گئے، اِسی وجہ سے کہ اِس کو Standing Committee میں study نہیں کیا گیا۔ قانون آتے ہیں نہ کوئی پڑھتا ہے نہ کوئی دیکھتا ہے لہٰذا وہ منظور ہوتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: زیرے صاحب۔

جناب نصراللہ خان زیرے: اور بعد اُس میں غلطیاں ہوتی ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: زیرے صاحب۔

جناب نصراللہ خان زیرے: اور کیا کر کے پھر amendments آجاتی ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: زیرے صاحب! یہ سرکاری bills جو ہوتے ہیں اِس میں اگر آپ Members اُسکو support نہ کریں تو automatically جو ہے کمیٹیوں کے پاس چلا جاتا ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: دیکھو! نہیں، نہیں مَیں یہ بات کہہ رہا ہوں کہ دُنیا جہان میں practice یہ ہوتی

ہے پارلیمنٹ میں کہ تمام قوانین، جتنے بھی Acts آتے ہیں وہ standing committee کے حوالے ہوتے ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: یہ سرکاری کارروائی ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: وہاں thoroughly اُس پر study ہوتی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: سرکاری کارروائی جو ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جلدی میں پاس ہوتا ہے پھر اُس میں غلطیاں ہوتی ہیں پھر جا کر کے amendments آتی ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: سرکاری کارروائی جو ہے وہ زیرے صاحب! وہ گورنمنٹ کی طرف سے آتی ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: گورنمنٹ کی طرف سے ہے، سب کچھ گورنمنٹ کی طرف سے ہے۔ لیکن جو اسٹینڈنگ کمیٹیاں آپ نے بنائی ہیں جو چیئرمین صاحبان ہیں، جو آپ نے گاڑیاں دی ہیں جن کو Offices آپ نے دی ہیں، اُنکا پھر کیا فائدہ ہے؟

جناب قائم مقام اسپیکر: اگر پاس نہ ہو جائیں؟ اگر اسمبلی سے پاس نہ ہو جائیں پھر automatically جو ہے وہ کمیٹی کے پاس چلی جاتی ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: نہیں آپ قومی اسمبلی جائیں آپ سینٹ جائیں وہاں اسٹینڈنگ کمیٹیاں کتنی active ہیں؟۔ یہاں بھی آپ active کرائیں آپ کا Good Chair ہے آپ کا Office ہے آپ سب کو active کرادیں، اُن سے کام لے لیں، وہ ماہرین کا بلائیں، Food کے ماہرین کو بُلائیں Bill میں جو غلطیاں ہیں تو اِس طرح اگر ہوتا رہا پھر غلطیاں ہوں گی پھر یہ Bill آئیں گے، پھر اِس میں amendments ہوں گی لہٰذا آپ سے گزارش ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ زیرے صاحب۔

جناب نصراللہ خان زیرے: Custodian of the House کہ آئندہ کے لئے exempt نہ کریں اور Bill کو standing committee کے حوالے کریں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ نصراللہ خان زیرے صاحب۔ کلمتی صاحب! آپ کی chair میرے خیال سے allot کر دیتے ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 30 نومبر 2021ء بوقت 3:00 بجے سہ پہر تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اجلاس شام 05 بجکر 57 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)